

لہجہ

شیخ زید دعیمی رشی
دارالعرفان مدرسه

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

چندہ سالاں
سات روپیے
نی رپ ۴۰ یورو

T A M E E R - E - H A Y A T
(FORTNIGHTLY)
DARULULOOM NADWATULULAMA LUCKNOW (INDIA)

دارالعلوم نکر فرد الجلیل کا مشیٰ رکروہ رضا پا

القرآن العظيم

اد. مولانا ابوالحسن علی بن نعیم
کس کتاب میں اسلامی کائیج و نہاد اسلامی شیخوں جنہوں تانگی اسلامی کائیج اور
اسکی تاریخ پر مبنی تھے اور بندھوں کی تاریخ کا تابع اصلہ مذہب اسلامی دینی
تاریخ و ملحاظات حاصلہ اور ضمیری خلائق اُنکے تھیں اسکی کوششیں کی
کہ مہدیوں سبق بریتی صبح سے خالی نہ رہ سکے اپنے تمثیر رائحت کی طرف دریبری
کر لیں ہو، ملک اور ملکیت کی بڑی تصور نے اس کا داخل فضاب کیا ہے۔
تمت حضادل ہے حدودم ہے حدودم ہے

卷之三

جس بات مارکیں کم کے تبدیل ہنگامی پڑھائیں کہ اسکا حاصل
بہذ کتاب کا سرف دھونک یا اس کامیں دشکن سر حال ترقی و طیعت کی اور مناسبت
ہنس رکھتیں، کار لچکی نہیں کرتی اس کی وجہ تکوچیں کیتے نہیں، دخواہی اس کا بس
کر کا اکثر کر دیا ہے اور اسکی دو اقسام تعریف اس تھیں وہ ایک دو حصہ
والا اور تھی، مولا اما خرستھیق نہ ولی، وہ ایک ایسا مولی، مولا اما صحن اللہ
خوبی کے مرتب کیا ہے تیرت اور جس ہے ۔ ۷

اے مولانا! اب تک جو شدید
اس کا بیٹا نہیں تھا۔ اس کا بیٹا کیا ہے جذبات کے عین
اسکے بیٹے کیا تھیں؟ مالکی تیرتھ کا فیض کیجئے۔ ملکے اسی دوسرے عین جذبات پر میدا
کرنے والے حامل ثابت ہے ملکان، سیرت نبی کا حق۔ ملک نہ مستد معاشر گزار اش
پر عالم ملک ترقی کے فریضی کے لئے بڑی وجہ بنے۔ باہم وابستہ بھرپور خانہ کی کرتے ہیں
خوشی کے ساتھ تحریکیں ملک کی قدر تھیں کبھی شاہی بدارس میں تحریک کی رائی تدوام نہیں دل
نہیں کیا ہے۔

مُحَمَّدٌ

از: عوامی ادبیات اسلامی
یہ کتاب ہر لیکھتے طبقاتی مظاہر کے نسبت میں داخل اور خارج کیا جائے ہے
ان فصیحات کے بیانات اس وقت تک اور بعذل کیلئے کوئی کتاب میں کا بدل فرمیں
پڑیدہ میں لکھنے کا سچی طریقہ ہے۔ ملک احمد کی اونٹی تحریر کے مادہ مختصر، میکنے
لکھنے بخوبی خود اس اونٹی میں سے اور جوہت سے کامیاب گرد و قابل نسبت ہے۔
شام کے لکھنے کی بھی باقی نسبت ہے۔

چند کا
سالانہ ۲۰ روپے
شماں ۳۰ روپے
مہالک غیر سے ۱۰ شلنگ
فی کاپی ۰۳ پسے

پندرہ روزہ

۷ اریحہ الائی

لقدیشی

مطابق

۱۹۴۶ء
۲۵ اگست

شعبہ قمیر و ترقی دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد نمبر ۲

عالمِ عربی کا المیہ اور اس کی ترقی اسے ب

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی پر ترجمہ سید محمد الحنفی روزی

ادمیہ ایمان نہ پوان لوگوں کی طرف

جو ظلم کے مریک ہیں، اگر ایسا کر دے تو
دزد خ کے خداوب سے تمبا داسط
پڑے گا۔ جس سے اللہ کے سامنے کوئی تہذیب
حاجی سکتا ہے، اسکے لئے اس کی طرف
کوئی مدعا میں نہ ہو سکے گا۔
اس نے اس کو اور طرز زندگی کے ساتھ خدا

کی ناراضی اور عجب کوئی تراویدیا ہے اور اس میں
افراد اور جماعتیں اور شاہب کے درمیان کوئی تجھیس
نہیں کی اس لحاظ سے بلکہ اس کے نتائج جو کوئی
ساختہ نہ آتے، تھوڑے فرقہ مجددی کی اصدقی کرتے ہیں اور خدا
کے عمل والیں اور اسلام کی صفات کی دوسری

دلیل ہیں، اور ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا تھا اور کتاب و شیعہ
نے جو بتایا تھا وہ بس بالکل برع اور حرف بہ حرف
صحیح ہے اور اس میں سارے فرقہ نہیں ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ یہ حادث انتہائی جانگداز
اور درج فرمائے اور اس نے عالم اسلام کے دل و
دماخ اور اصحاب کو بری طرح جنم جھوٹ کر کر دیا ہے
لیکن اس سے بڑی حقیقت ہے کہ استہشید

گذشتہ سے پیو سنتہ

اس نے ظلم اور ناخافانی ناچنی خون ریزی کو
ہر جگہ بہرمانہ پر قوم اور ہر دین و شریعت میں
حرام قرار دیا اور قوانین تقدیرت سے بے پرواہی و
بے نازی، ایاب و رسائل سے روکر دانی اور خیالات
و ادھام کی راستیں مست رہنے اور محض بائیس بائیس
اور پر دیگزہ کرنے کو ہر جگہ ہر قوم اور ہر زمہب
میں جرم اور بکتی مہبک تایا اور ان فریب خدھہ
اور جاہ پسند قائدین کی اطاعت کی سخت تدبیت کی
جس کو نامنحود اوس کا پاس ہے نہ آخرت کا خیال،
ذمی کی عزت و آبرو کا لحاظ ہے زخم کوئی شاہی
اور انسانیت کا کوئی جذبہ۔

و اتبعوا امر فرعنوت
و مَا امْرَ فرُونُوتْ بِرَشِيدٍ
ادم اخنوں نے فرعون کے حکم کی پروپا
کی اور شریعون کا حکم درست ہیں تھا
و لَا تَرْكُنُوا إِلَى الَّذِينَ
ظَلَمُوا فَمَا سَكِّمَ النَّارَ
و مَا سَكِّمَ دَوَتِ اللَّهُ
مِنْ أَوْلِيَاءِ ثَمَّ كَانُوا مُنْ

دِمَارِبِ بِظَلَامِ الْعَبِيدِ اَنَّ اللَّهَ لَا
يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْءًا وَلَكِنَ النَّاسُ

النَّفَسُ هُوَ يَظْلِمُهُوْت
”تمہارا رب بندوں پر ظلم کرنے والا
نہیں، اللہ تعالیٰ پر بالکل ظلم نہیں
کرتا بلکہ انہوں نے خود اپنے اپر ظلم
کرتے ہیں۔“

قرآن مجید نے اشل اور قوم و نسب کو مجزز
مقدس اور سی فضیلت کو کہی ایک قوم اور ایک خاندان
کے ساتھ مخصوص تمجید کے عقیدہ کو جو یہودیوں اور موسیوں
میں اور بندوقتان و ایران میں بہت پایا جاتا ہے۔
بالکل منہدم کر دیا اور حسنه اور سراجہ و جہد، ایاب
کا سبیات اور نتائج کا اعمال سے ربط کا قانون

اور اس کے واضح حدود مقرر کئے۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مُتَقَدِّلَ ذَرَفَةً
خَيْرًا يَرِهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ
مُشَقَّلَ ذَرَفَةً شَرًّا يَرِهُ۔
”جزدہ برابر اچھا عمل کرنے کا اس کو
دیکھ لے گا۔ اور جزوہ برابر بُرا عمل
کرنے کا وہ اس کو دیکھ لے گا۔“

امام حکیم علیہ الرحمۃ رحمۃ اللہ علیہ

انہ موقلاً نا عبدالمحمد حبیبی

اس فرقہ مبتدع میں روافع کا بھی شارہے
بکالی حدیث زیادہ تر اسی گردہ سے نالانہ ہیں
کیونکہ کبھی لوگ زیادہ تراپت نہ ہب کی تائید
ہے کہ میں نے خود جابر
بی بزید سے سالکہ
یہ موضع اور غلط حدیثیں روایت کرئے تھے
چنانچہ اکابر امام شافعی، ان کی حدیثوں کو ظلمًا
دائرہ اعتبار سے خارج بھجتے ہیں، حالانکہ ان کو عالم
لوگ اپنے بدعت کی روایتوں کے بقول کرنے میں اس
ابی حبیف عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ
قدرت درہیں۔

لیکن باسیں ہم کو اس گردہ کا حمنون ہوتا
چاہتے۔ کاس نے علم حدیث کے متعلق قدما کی
سفیان نے بیان کیا کہ
راتے میں ایک بہت ایضیہ القباب پیغام بردا
چنانچہ اس کے پہلے استاد کا اس قدر التمام نہ
تھا یا حال تو کم از کم اس کے متعلق اس تدریج شدید سے
ہے۔ بہر حال یہاں تک بھجت تھی اس کا تعلق
ایک خاص گروہ کے ساتھ تعالیٰ کی ایک عام بات
جس کا حقن ہرگز گردہ اور ہر شخص کے ساتھ
ہو سکتا ہے یہ کہ:

کثرت روایت سے اصرار کیا جاتے اور
اسی کے ساتھ ہر شخص کے ٹھہر دہمات کے حوالی
روایتوں کی جایں اور عموماً برسنے والے
روایتوں کے بقول کرنے میں سختی اور اعتیاط سے
کام لیا جاتے، چنانچہ صحابہ اصنافیں میں وہ
لوگ نکتہ سچ اور حقیقت شناس تھے وہ اس کے
کو خوب بھجتے تھے۔

مجھے سمجھا ہے کہ حدیثیں
حدیثیں فیصلہ
بیکوں دوستیوں
عن الانسانہ هملا
قال اتنا قبیصۃ
وقعت الفتنة
الاکحول عن ابن
حداشی حسن
الحلوانی قال نا
یکوں دوستیوں
عن الانسانہ هملا
قال اتنا قبیصۃ
وقعت الفتنة
فالواسو النا
رجا الحکوم فیطر
نکارا حلست کے
لے روافع کا خیال ہے کہ حضرت علی بادوں کے پروف
تم پڑھ جو ہے ہیں، چنانچہ جب وہ آسان سے پکاریں گے
فہم الالکی اولاد کے ساتھ خردخواہ کریں۔

وادا کے دروازے بند کر دیتے اور غلبہ الہی کو ان کا مل
پاںوں نے ملاؤں کو یہ دکھایا ہے۔

ستہ کر دیا اسکے ساتھ غلط دینا دیتے ہیں اسی اختیار کے
کاشت عروو خصوصاً مصريوں اور شاہیوں کی
سمجھ میں یہ بات آجائی تھی تک وہ اس تیاریت سے محظیاً را
ذ ماحصل کریں گے اور اس کا کافی ہوئی مظلالت و مگرماں تھے
شقائق پر بھر جس اسلامی طریقہ پر آئیں گے اس وقت تک
وہ اس ذات امیر مصیبۃت سے بچات نہیں پا سکتے اور نوز فلاح
کے ہمکار نہیں ہو سکتے۔

دامت مرفی یہ کہ قوتی و پیغمبر مسیح شلام و فیض

کے بتوں کو توڑیں اور ایمان نازدہ کے احکام ملائیں کی پسروں
کریں، رحیم سے تراکو قبیل میں فرمیت کے بخاست
کللت الشبلہ کرنے کے لئے حضن اللہ تعالیٰ کے بھروس پر کھڑے
ہو جائیں تو الشفافی کی لعنت داداً و کھلی امکنون سے دیکھیں
جس اور دنیا کا حضرت دونوں جگہ سر بلندی اور سرفوںی حاصل
کریں۔

روحی امریکی کی طرف دیکھا خصوصی ہے بلکہ طاری طریکی
مزید پیچہ گیاں اور صابب کا باعث ہو گا، بخات ایمان و عمل
صالح کے ساتھ الدین تعالیٰ کی پر بھروس کرنے سے پہنچا ہے
کیا کوئی ایسا نہیں ہے جو اہل عرب کو قرآن مجید کی یہ آیت یاد
کر کے اور دیکھ دو اور نہ کشت قبول کرے کے اپنی تہجیت کی

قریانی پیش کر دیا توہر کر جائے تجھ نہیں ہے۔
جیب بات ہے کہ اس فرض کے ثابتات کا اپناء یعنی ملک
صحابوں کی ایوسی ایش کے سکریٹری بننا فی بارج بھی
نہ اپنے لیکب انسٹریو ہیں کیا ہے، ہر ایسی حال ہی میں شائع ہو جائے
اس کا تاز جو بھی انشا اللہ "تعمیل و حیات" میں ہے۔

صحیح الرسم مرف عرب ہمچنان بکل پورے عالم
اسلامی کے تبلیغ کو اچانک جو صدر
پہنچا ہے اس کی نہت کا اندزادہ مشکل ہے اور عالم عربی بلکہ
جنگ بندی کے بعد جو تقدیریں او گفتگو ہیں جمال اللہ

نے کی ہیں ان ہیں بات تاہیں توہر ہے کہ کہیں بھوٹے سے بھی
"برٹش" کی بانیات کا تکریبہ نہیں اسے پہنچا ہے جیسے

کہ بارے ہم خوب نہیں ہے اسے پہنچا ہے جیسے

اوہ اپنیں ہمچنانہ یہ بھجاتے ہیں جو در طور پر دیکھیں
جو لوگ حلال اور حرام کو گھر انیطے دیکھتے ہیں اسی کا

یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ عالم اسلامی کی اس حقیقت کریں
کا سبب ہے جمال بعد الناصر ہے۔ یعنی جب بکل اہل عرب کی قیادت

کرتا ہے گا اس وقت تک کسی فلاں و کامیابی کی قیادت نہیں کی
جاسکتی۔ اس نے اور اس کے اخوان دادا فارسے بہ دینی و احادی

ہدوفت، جو چیزیں ارشاد تعالیٰ کے خفیہ کا اہل عرب کی اگر
جمال بعد الناصر کے سبب، اس کا ساری دنیا رکا

لے را قم اسغیر کو کئی سال سے اس شخص پر پہنچا ہے جس کی
ساقیان کی حادث و دینی سیکھ اپنے اپنے اسٹریٹس ہو گئی
انہیں اسی دینی اور سیکھی کو تقویت ہے اسے ہے ہیں۔

سرکش سکوت کی پوری پوری تائید کی۔ یہی نہیں بلکہ دنیا میں
جو کوں ملک دشمنی کی شہروں میں ملکائی ملائی دیتے ہیں
بکرنی بعد الناصر کے گھرستہ وہ مت ہیں۔ اور ان کی سکم کی اور
اکھ کے جو بیان نہ ملک کا پڑھنے کے لئے جو بیان ہے، انہوں
اکھ کے جو بیان نہ ملک کا پڑھنے کے لئے جو بیان ہے، اکھ کے
بکریوں پر دعا رہے ہیں بلکہ اس کے بخاستہ ملکی اخراجات اور
بلکہ آؤٹ کیا ہے یا اپنے اس طرز کے شان کیا ہے کہ ان
ملک و شہر کے خالماں کو اپنا ایمان پکار دیا جائے ملکی اخراجات
کامطاً تو کہ تو ایمان اور ملکی دینیوں سے اولیٰ کے ساضھی حقیقت
بالکل ہیں ہے۔

ای سلسلہ میں ایک تازہ نہ ملکی قابی تو کہے، جو
دوران جگہ ہی پھیں آیا، جب ملکی تو جسی ملکیستے سے پہا
پہنچ تو ان کا ایک خامی قاد دیں جس کی سکریٹری ہی ایں بادوجہ
اس عالم کے ایسی ملکی نو جسیں موجود ہیں وہاں آپ

پر سانی لامی منظھکر، دیکھی جائے ملکی جب اپنی نو جسیں موجود
ہیں تو اس کے لئے کوئی وہ جو زندگی۔

دوہم کے بعد جزاً کچھ بھاری وہ جیسی دنیا موجود
ہے اسی لامی اپنے قبیلے کی حقیقی یعنی نہیں ہے۔

قریانی بیضی کر دیا توہر کر جائے تجھ نہیں ہے۔
جیب بات ہے کہ اس فرض کے ثابتات کا اپناء یعنی ملک
یہے کہ ملک کی کچھ بیضی کے سکریٹری بننا فی بارج بھی ملک
ادام کی حکومتی۔ جب ایسین اہلیان ہو گی کہ اب ملکی
فریق کی ایک قدر اور اگر کی کشتی میں پیاس سے تراپ تراپ پی
کر رہا ہے ملکہ بھا جو کچھ بیوگی اور جو نہ اپنے اپنے بھی اب
پانی سے عورم رہے گی اس نے جسی سہی کہ اسے تراپ تراپ پی
لائیں پڑتا ہیں جو کچھ ہوں گی تو منت کم داشت کے طور پر
اس لامی کو پھر جاری کر دیا گی۔

کہ جنگ بندی کے بعد جو تقدیریں او گفتگو ہیں جمال اللہ
نے کی ہیں ان ہیں بات تاہیں توہر ہے کہ کہیں بھوٹے سے بھی
"برٹش" کی بانیات کا تکریبہ نہیں اسے پہنچا ہے جیسے

کے بارے ہم خوب نہیں ہے اسے پہنچا ہے جیسے

عالیٰ کے شعبانی اخلاقی اور علیمی اور عالمی
کی کہ بات کیا ہے لامی جاتی ہے اسی کو کہیں بھوٹے سے بھی
جیسے اس کے تصور سے بھاول دہل جاتا ہے اسیں زبان وہ
ہی پر بھروس کرنا چاہتے۔

اوہ اپنیں ہمچنانہ یہ بھجاتے ہیں جو در طور پر دیکھیں
جو لوگ حلال اور حرام کو گھر انیطے دیکھتے ہیں اسی کا

یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ عالم اسلامی کی اس حقیقت کریں
یہ سب کیوں؟ نے جعلی سطون میں پیش

کے ہیں اس کی حقیقت تو بالکل عیاں ہو گی کہ عالم عربی پر جو
میہت خلیفہ استفتہ نہیں ہے اس کی ساری دنیا رکا

عمر جمال بعد الناصر کے سبب، اس کا ساری دنیا رکا

عفان بن سلمہ رہب	حدائقی عقان	کردی الخطاب
کی کہم کہ ہام نے	بین مسلم	بی بھوٹ بہت
کے لفڑیا کہمیے پاس	فتال فتال	یحب المرء
جزدیا کہمیے پاس	ابن المبارک	من الحکم
ہام نے کہمیے پاس	دھرم الرجل	ات یحتم
اد کہمیے کہ ناموں	پیغمبر اور کہنے لگے کہ	بکل ماسوم
عیلینا الہ ولاد	علیہما السلام	بہل طاطاو
مجھسے برائے حدیث	الاعمال	حمد بن عرب
بیان کی اور نیدیں	یقول شنا	عبدالله بن عبد
ار قم نے حدیث بیان	البراء و شنا	عبد بن سرخ نے
کی تو جس نے اس کا	ذیبدب ارقع	روایت کی کہمیکو
ذکر مقادہ کے ساخت	فندیکونا	بن عمرو بن
کیا۔ انھوں نے کہا	ذلک لقتادہ	سرج فتال
وہ حجۃ امام تاک	فقال مکذب	اتا بن وہب
نے فرمایا کہ تم خون	حمدشی عبد اللہ	فتال فتال
سمح و کوچھ بھی	اس نے ان میں کہا	مالک اعلم
کچھ ستابے اور اس	اسنما کات	امنہ لیں لیلو
کی روایت کرتا ہے	ذلک سائل	رجل حمدت
وہ خطا سے نہیں	تھامون جازف	دکل ماسم
زمن الطاعوت	ستکفت الناس	لماکو
سے بھیک مانگا کرنا	و ذکر المعنى	نج سکتا اور وہ
الحادف۔ حقاء	بن عرفات	شمس امام نہیں
اور درحقیقت قدما کے یہ قول بانکل دور	فتال فتال	ہوسکا۔
اندیشی پر بینی ہیں، کیونکہ حادہ پر شخص جھوٹی تھی	حدشت ابو مائل	ما سمع
باہیت سا کرتا ہے اس نے کثرت روایت سے کوئی	فتال حزوج	ہم سے ابوالظاهر
شخص جھوٹ سے نہیں پہنچتا، اس طرح بہت سی	علیینا اپس	احمد حرمہ بن
حدیث عام لوگوں کے داراہ عقل سے خارج ہوتی	مسعود بصیرت	یحیی فتال
ہیں، اس سلسلے کے ساختے اس قسم کی حدیثوں کے	فقال ابو نعیم	دواں کو اہن وہب
بیان کرنے میں نہایت دلچسپی اور خطرناک غلطیوں	استراہ بعثت	نے جز دی کہ ہم سے
کا احتمال ہے۔	بعد الموت	یہس نے اور ان سے
انھیں عام خاطبوں میں نہیں اور اقوال کی	وہ فریضے اور حکم آئے	ابن شہاب
کے خلاف روایتیں بھی ہیں، تدبیس کی بہت سی مجموعیں	مطلب پکھلی نے ابو مائل کی طرف اس حدیث	عن عبید اللہ ابن
ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اکثر لوگ اور روایتیں	کی غلطیوں کی کیوں کہ حضرت ابن مسعود نے حضرت	عبد اللہ بن هتب
میں مجھوں اور ضعیف ہوتے تھے اس سے اکثر رواۃ	عثمان کی غلطیوں کے ختم ہوتے سے تینا برس پہلے	سین عتیب عن
النکے عیوب کی پردہ پوشی کیلئے ان کے نام کو لکھتے	میں جھوک اور ضعیف ہوتے تھے اس سے اکثر رواۃ	عبد اللہ بن مسعود
اوکینت کو نام سے بدل کر روایت کیا کرتے تھے تاکہ	اوکینت کو نام سے بدل کر روایت کیا کرتے تھے تاکہ	مزماںت سقراط ک
اوکینت کو نام سے بدل کر روایت کیا کرتے تھے تاکہ	ابو داول جیسے ثقہ اور ضابط شخص، اسی خلافات	ہم کی قوم کے مبلغ
اوکینت کو نام اور کیتھیت کے ساختے اس سے	عقل حدیث کیونکہ روایات کو کہنے تھے، ان تحقیقات	ہتوماً حديثا
بہت سے لوگ واقعہ تاریخی کے خلاف ہوایتیں کیا کرتے	کے بعد امام صاحب نے تفسیر حدیث کی بحث پوری	لا تبلغه
تھے۔	ہے اور نہایت سختی کے ساختہ امام بخاری کے نسب	یقیناً ان میں سے
میں رجیل کیا ہے، من بن روایتیں کے متعلق حمدیہ کی	حدشت اسحق	حکمتوںہم ال
راجیل نے، روایت کے ساختہ ضعیف مشبوہیں	پسہ ابراہیم	فتنہ
ان بین التباہ اور کشباہ پیغمبر حضرت مسیح	حفل نے، روایت کی	شاد پوچھی
بیان کر دیگے تو وہ	الحنظلی فتال	حددتی لہلہ
یقیناً ان میں سے	سمعت بعض	بیان کیا کہ جھوٹے

آخری قسط

فاتح بیت المقدس عالم اسلام کا محی

سلطان صلاح الدین الیوبی

انت. متوکل انسید ابو الحسن علی تک وہی

چ سالار یاد میں کوبت کے، جس کی نسبت کہیے کیں
کہ سلطان کا میثی یا صلاح الدین ہو کر اسی طرزی
ہو گیا تھا، ایک مجلس حرب ایضاً اس کے بیان میں جو
مذاہات نگاری میں مشورہ دیتی تھی اور کبھی کبھی اس
بھی بیان کیا تھا کہ سلطان کی سیاست اس کی غلطی
اے خاتم اگر یہی میسا کہ خداوند مکر کے سامنے ملختا
قیکن اسی عیلیں جیسی بھی اس کے کہیں اسی طرز ایضاً
نہیں کہ کہاں کی ایسا کی ایسے سلطان کی پر کیا وہ سبکی رائے
سے زیادہ اثر کیا ہے، بھی اسی پرستی، پر ایسے فتنے
اخت عالی اور جو شیخ ریاضی، اخناظ اور دشمن مبتعد
وزیر، متصعب و اخذ اور عالمیں جیسی اسیں حقیقی اکام
تھے رجہاد کیا جاتے، اور اس میں شرک بھی جوستے

انھیں طلب کیا تھا، اسی طرح آخری بک
راہ خدا میں وہ کام کرتی رہیں، اس نام
مکن ہے کہ سلطان کے تاریخ والیان
زمان میں تو سلطان کا کوئی صوبہ اسے
ملک کے دل میں اس ہمیشہ کی طبقی لکھ
مشترکہ نگایت پیدا ہوئی ہے، لیکن بہریف
پر کچھ نگایت پیدا ہوئی ہے، اسی طرح ایضاً
گذاریاں نے اس سے فتوحات کی جو حقیقت
اپنی اپنی تو جسیں سلطان کی خدمت میں
بڑی جان شاری اور نیک خواہی کے
تھیں وہ کافی طور پر ایسی تھیں کہ مضبوط
ساقیہ لاتے۔ آخری جنگ جوار سوف
سے مضبوط تراحتفا اور تیادت کی تھی
پڑھوئی، اس میں موصل کی فوجوں نے
کوئی آزادگی اور جانبازی سے کام لیا
بڑی مردگی اور جانبازی سے کام لیا
عوام میں سلطان کے اک عزیز کی کریمی
کی خال جسکی صلاح فوری، معافی لیکہ
مصر اور عراق کی فوجوں سے مدھنے کا بھروسہ
کر دی گئی، اسی ہی تقویت ملک شام کی شمالی اور
اشرکو اور قوت کو ساختہ ثابت کرتا ہے جو
مرکزی فوجوں سے رہی کر دیتے کام اور
سلطان اپنی ریاست اور سلطان کے خادم تھے
 مصری اس بیان اور عالمیں جیسی اور تکلیفیں ختم
اوٹھی پر خادموں ہی کی طرح سلطان کی
ہو گئی، اور قوت گھٹت گئی، یہ اب جو چفر
بیان کرتے ہوئے کہنے ہیں،
۲۴ صورتیں کہ جو سلطان کی رکھتے
کا بارہ ہیں اسی دھان مرضی میں شدت
ہو گئی اور قوت گھٹت گئی، یہ اب جو چفر
امام اکلاس کر جو یہیکہ نہایت صارع
اوڑ بریگ مخفی تھے زدت دی گئی،
کرات کو تکمیل ہے اور یہی کہ کہ اگر رات
کو وہ ساعت مقری گئی جو بکوئی
کو وہ اسی دھان میں اور وہ اس دھان
آئے دالی ہے تو وہ اس دھان سلطان
کے پاس ہوں اور ان کو تلقین کر سکیں
اور اللہ کا نام میں دھان کو سلطان
اوی معلوم ہوتا تھا کہ سفر کیتھی ساری
ہیں، تیسجی بوسخرا کے پاس یہی بھیجے
تلاءات و ذکریں شکول نہیں، تیس دن
پہلے سے ان پر ایک اور عقلت طریقی
تھی، اسی کی وقفت ان کو بھوس آتا
نہیں — ”بیتہ صدر“

دریائے دجلہ کی دو دراز دادیوں میں
مکن ہے کہ سلطان کے تاریخ والیان
زمان میں تو سلطان کا کوئی صوبہ اسے
ملک کے دل میں اس ہمیشہ کی طبقی لکھ
مشترکہ نگایت پیدا ہوئی ہے، لیکن بہریف
پر کچھ نگایت پیدا ہوئی ہے، اسی طرح ایضاً
گذاریاں نے اس سے فتوحات کی جو حقیقت
اپنی اپنی تو جسیں سلطان کی خدمت میں
بڑی جان شاری اور نیک خواہی کے
تھیں وہ کافی طور پر ایسی تھیں کہ مضبوط
ساقیہ لاتے۔ آخری جنگ جوار سوف
سے مضبوط تراحتفا اور تیادت کی تھی
پڑھوئی، اس میں موصل کی فوجوں نے
کوئی آزادگی اور جانبازی سے کام لیا
بڑی مردگی اور جانبازی سے کام لیا
عوام میں سلطان کے اک عزیز کی کریمی
کی خال جسکی صلاح فوری، معافی لیکہ
مصر اور عراق کی فوجوں سے مدھنے کا بھروسہ
کر دی گئی، اسی ہی تقویت ملک شام کی شمالی اور
اشرکو اور قوت کو ساختہ ثابت کرتا ہے جو
مرکزی فوجوں سے رہی کر دیتے کام اور
سلطان اپنی ریاست اور سلطان کے خادم تھے
مصری اس بیان اور عالمیں جیسی اور تکلیفیں ختم
اوٹھی پر خادموں ہی کی طرح سلطان کی
ہو گئی، اور قوت گھٹت گئی، یہ اب جو چفر
امام اکلاس کر جو یہیکہ نہایت صارع
اوڑ بریگ مخفی تھے زدت دی گئی،
کرات کو تکمیل ہے اور یہی کہ کہ اگر رات
کو وہ ساعت مقری گئی جو بکوئی
کافیہ اس بیان کا باشناک تھا، اور عین
دو کو دیکھ کر دیتے کہاں کیا تھا، سب ایک
ہی لٹکر کر کر دیتے، دو ایک مرتب اس کے
کو اپنے دوست اور درہ و عادن کہیں لیکن
ہیں شک نہیں کہ ان کو منافق اور مسخر کرھے
صلح الدین ان دوستوں اور اتحادیوں
میں مشکلات پیش آئیں اور عین ناک
موافق ایسے بھی آتے کہ ان کی طبیعتوں میں
فرق پیدا ہوتا، مسلم ہوایا وجد یا قاتر
حاضر ہوئے، ایک کشمکش صرف ملاجہ کی
وزیر کے ترکیہ کیا تھی اس مختلف الشی فیہ
۹۷۰ میں کوئم خلیفہ تک سلطان کے
حکم کے تابع رہیں اور سب طریقہ ۶۸۶ھ
ہیں پہلی مرتب خدا کی راہ میں کام کرنے کو

کورن میں اتر سکتے تھے وہ عازمی پر کار —

انے۔ مَوْلَانَا حَبِيبُ اللَّهِ پَيالَوَنِي صَوْرَحَ

لے قدس شری یاد بجلائے نہیں بنتی
روتا ہوں مگر ایک بہاء نہیں بنتی
اوقام کے دربار میں جائے نہیں بنتی "اب گھر کو بیڑا گلکارے نہیں بنتی
ہستی بھی نہ داول نہ سم دلت بھی نہ دوس

فتسر بان تر نام یہ جنت بھی لٹا دوس
جب قدس نہیں باقہ ہیں جیتنے کا مزرا کیا
سوچیں کوئی تدبیر تو منے کے سوا اکیا
سماں ای اسلام گیا تو زمین کی آنکھیں کیا
پی خون کی جگہ اس کے سوا درہ رہا کیا

چھپی اس دنکر مجلس ناکام میں کیا سے
رس کے دیکھو چکے لاستہ اقوام میں کیا سے
اب خوارہ کر قوم کو ریویزہ گری سے اللہ بخاتے نہیں آشنا فرمی سے
بھکم نہیں جسے دوں تریکیت کے سوا درہ رہا کیا

جوفرات مسلم کی شناساہی نہیں ہے
لئے ایسی قیادت پر جو دنایہ ہیں ہے
مملکت خلافت کا جو گھر پوکندہ اتفاقاً اخوان نے اسی دھیر کو نتیسہ کیا تھا
ناصر کی مروت نے کے زہر دیا اتفاقاً بچپن میں جس آغوش کا خود وہ میا تھا
دہون ہوا جسم خلافت تو محیا شور
اب مصر میں ہے روح خلافت بھی اب گور

ماضی کا کوئی کمر شہر ہے بستقلی حیات
ہے اس کا خون کرم فقط خاص من بثات

کیا چیز ہے دستور و غایا تھے کہ تھیار
باز و جو کمر جائیں کمر جانی ہے تلوار
جورن میں اتر سکتے تھے وہ فاز کی پیکار
یا مصعرکے زندان میں تھے یا پھر بس در
جس رک میں کچھ حیات تھی اور وہ رک ہی کٹ گئی
کس کا گلکارے کے کوئی خشگ ہی کٹ گئی
اسٹھا شرست اکیت کے یہ سیائے تو موت
انکار کی عناد سوئے قرآن مول دے
اخوان نیز کام کو آزاد چوڑتے ٹوٹے ہوئے دلوں کو مجت سے جوڑتے
تقدیر بدیل سکتی ہے گر تو بھی بدیل جاتے
مشکل نہیں صیہون کا کانٹا ہی نکل جاتے
منوانگ حیات ہے افغان کا چرپڑان
جو گل ہوا تو گل ہوتی شش دل دو داع
ہو پائید اور شرہ امنی نورانع باغ
جو کٹ گیا تو شکر امید داع داع

رہیں گے اہل فلسطین اسی طرح کہ تک
رہیں چور و جھاٹے ہو دے بہبود ،
ز جانے آل ابراہیم گھم ہوئے ہیں کہاں
و بال دوش زیں او زنگ و عار و جود
یہ سب تباہی اقوام پی کے سالاہ ہیں
شتر بخا ب در باب قبیل و سردد
ہوئی جو در کے آذار گروش ایام
اڑا رہا ہے ہماری ہنری چرپڑخ کبود
غم و الم کے شتر جگہیں رقباں ہیں
سلگ رہا ہے درے دل میں اشیں بے دود
الہی کیا دبھا رک گئی تین میں پھر
وہ عمد تریں وہ در بارک مسعود
کی نے ذکر چھیر کر بھلی فلسطین کا
بلکاست جان حزین اور دھڑکانہ فخر وہ
ابوالبیان تری رحمت سے نا امید نہیں
تر را ہی فضل و کرم چاہئے مرے میبووا!

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللَّهُ اَكْبَرُ، اَللَّهُ اَكْبَرُ
اَللَّهُ اَكْبَرُ، اَللَّهُ اَكْبَرُ

حَفْظُ مُحَمَّدٍ خَيْرُ الدُّنْيَا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ اَكْبَرُ، اَللَّهُ اَكْبَرُ

اَللَّهُ اَكْبَرُ، اَللَّهُ اَكْبَرُ
اَللَّهُ اَكْبَرُ، اَللَّهُ اَكْبَرُ

رَبُّ الْعِبَادَاتِ لَازِمٌ ہے ہم پر
اَللَّهُ اَكْبَرُ، اَللَّهُ اَكْبَرُ

اسلامی ترانہ

ایسلامی
برائے مکاتب
از مولا ناہید محمد شافعی حسنی

گیسوئے تا پدار کو اور بھی تا پدار کر کر

ستین حبیب الحق ندوی

بلکہ اپنی طرح ملاقات کرنے چاہتے۔ ابوالظفر سعیدی نے، اعتماد محبت کی قید کیا، ابوالدالی المقری نے ان تمام شرائط پر اس نظر کا بھی اضافہ کیا ہے کہ دو فوٹ میں رواہت یعنی ثابت ہوا لیکن امام مسلم کے نزدیک صرف راوی اور مردی عنہ کی معموری، اور انکان ملاقات صحت روایت کے لئے قبول ہو سکتا ہے، بشرطیکار اور مس نہیں۔

اور ایک عجیب بات یہ ہے کہ اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے، ان کا استدلال یہ ہے، کہ ترتیق کا کہ مزار ہے، یہاں سے آپ خدق پہنچ کر مسند مصلح اسلام سعیدی جاتی ہے حالانکہ اس صورت میں ارسال کا احتمال خامہ رہتا ہے، فرض کر دیا ہے عروضے، عروضے بکرے رواہت کی، زیداً در عرض میں لفاقتی ثابت ہے، زیدۃ ثقہ بھی ہے لیکن پھر بھی یہ احتمال باقی ہے کہ زیداً در عروضے درمیان میں کوئی واسطہ پوکر صحت روایت پر اس کا کچھ از نہیں پڑتا، اسی طرح امکان لفاقتی صورت میں راوی کے بغیر مس اور ثقہ ثابت ہونے کے بعد ارسال اور انقلاب راستہ قابل اعتبار نہیں، لیکن در حقیقت امام صاحب کا یہ تذہب صریح نہیں کیونکہ جب راوی ثقہ اور غیر مس ہے اور ثقہ بھی ثابت ہے تو اس صورت میں نظر غالب ہے کہ دہ بلا واسطہ روایت کرتا ہے، کیونکہ ثقہ اور غیر مس راویوں کے حالات کے تباہے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس طور پر حدیثیں اسی وقت روایت کرتے ہیں، جب بذات نہ دسیں یعنی تھے لیکن عدم لفاقتی صورت میں اس قسم کا عمل غلط نہیں پیدا ہو سکتا۔

”ختم شد“

”تعییرت“

مدد

ایشتھارات دیکر اپنی

تجارت کو فروع دیجیں

باقیہ + آمام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

ثانیہ بن شہزادہ نے اس سے سمجھی زیادہ سختی سے کام لیا

آیات الہیں کا نگہداں کرہ رجاء

جانب رسالت تاب میں یہ دھوانت دیکھ رہے

سوز بیکران

بات کا یستاخون سعادت کی بھیکیستے
میری نظر والیں میں گمراہ جمال تاریکیستے
آہ! وہ بیضی کی نشان کیا کہوں؟ جیسی آنے سے ہر لمحہ فطرہ روکروں
اس جہاں زنگ بیوت روکوں نہیں ہو ۹۰۰ آہ! لیکن کیسے ان شریعت پھیڈوں
والدہ کے غم میں جھوک دھکڑا کے کنائے
مفترض چھوٹے بڑے ہوں ہاں کل جھاٹا
آہ! وہ جس نے مجھے بخشنوش زندگی آہ! بھکاری غایت بنائیں آدمی
آہ! وہ کی اطاعت میں نشاط بندگی آہ! وہ جھکا تسمیہ میرے گھر کی روشنی
آہ! وہ بھکی دعا تھی کامنی کی دلیل
چکا آک لفظ پافردوں کا اگنیل
آہ! وہ بیرونی تھا قرار آہ! بکر کا تھا عالم انتظام
جکی انکیمیں میری یادوں ہوں ہیں ۹۰۰ جان و ول اسی محبت اور شفقت پر نشار
سوچتا ہوں اب وطن میں یاداؤں گا کے
زندگی کی داستان روکرناوں گا کے
کون اب گھر پر کہیں کا اونکا حاٹا ۹۰۰ آج یہ تاریخ ہے تم دیکب جاؤ گے!
کون اب لوچھے بیٹے کہتا کافگے جلد کا جلدی خیرت کے خلاں کہنے جاؤ
ٹھیک ہی کہتے ہیں یا اہل نظر کا اہل یقین
ایسی تھی کابل کوئی نہیں کوئی نہیں
آہ! وہ جس نے سکھائے مجھکو آہب ہیا شے اہ زندگی میرے تھی جیکی ذات
مسکو کر جس نے سہ لیں میری خاطر خلا ۹۰۰ اخون قربان کردی جھوپ اپنی کائنات
اسکی خدمت میں بھی کرتا یہ مقدار میں زتحا
لائق خدمت ہوا تو آگئی اسر کو قضا
آہ! وہ جسکے کہ ہیں احسان بھر پسخوار آہ! وہ کہتے ہیں سیکو حجت پر ودگار
بیکے دامن کی جو بھی نیم مرشدگار ویسا ہر کی کیلی دعا یہ اختیار
آہ! اس کی خدمت بھائی کے نہیں کرے کرے
بزرگ ترستہ اس کی خدمت بھائی کے نہیں کرے

براؤ گئیں ہیں کس قدر اللہ رب تاریکیاں روشنی کا دوزنک ملائیں کوئی نشان
دیکھتا ہوں اس بھاں میں ایک کش نون غشان زندگی جیسے ہٹی جاتی ہے زندگیاں
بن جائے در دو غم اگر پھوٹے ہیں بھاں۔ کاپٹ اٹھی ہے زمین حرکت میں ہٹت آسام

محفل اور میں جیسے کوئی بیمار ہے چاند اپنی چاندی کے کس تدبیریہ
آؤ دکھو! بکشاں کی انکھ بھی خوبنامے گنبد نیو فری جیسے کہ لالہ زار ہے
لوگ کہتے ہیں نظر انداز کر دوں یہ سماں
کاش! وہ محکوم بناتے اور دنیا کا نشان

ہسکا موہوم سے دامنی چھپڑا ہے ضرور زندگی کا نقش یہ نہیں مٹانا ہے ضرور
ایک گھر زیر زمیں سبکو بنانا ہے ضرور جو بھاں آیا ہے اکون کو جانا ہے ضرور
موت سے دنائے دوں میں کب کسی کی جیت ہے
اس بھاں زنگ دبوکی یہ پرانی ریت ہے

جانا ہوں اس بھاں میں ہے بھی کچھ عاری فلم کے افسانے ہوں یا کینا وہ خوشی
چند لمحے ہے مد اختر کی ساری لکھی یعنی رہ جانیکی دنیا میں فقط بیچاری
آخرش اللہ جامیکی اک روز قید زندگی
ختم ہو ہی جائیکی جیسے کی بھی شرم نہ گی

کیا بتاؤ! ہزارگی کا کوئی بھی عنوان نہیں در دہی اسلام اپنے سکھ دل میں
مجاہہ ہوں دل میں جیسے کا گمراہی نہیں اب مری قیکن کا شاید کوئی سماں نہیں

میری محفل میں نہیں ہے جان محفل کیا کروں
اے عمر دل کیا کروں اے وہشت کیا کروں

تابر کے دنائے دوں میں ٹھوکریں کھاتا پھوڑ رات دن نکار کروں اور عمر جاری ہیں بھوڑ
پھیں لیئے ہی نہیں دیتا مجھ سخن دروں اپنی قسم کا گل کر کے کروں کیوں کر کروں

ایچھیں تو اس قدر اور چاروں کی زندگی
پھر بھی اس سے پیار ہے نادان اف آدمی

آہ! کس کے غم نے مجھ سے لے لیا بیڑا شوہ زندگی کا ایک المحبہ بے کین و بود
اول کہتے ہیں کھاڑے گھر کی دوں بوجگا دوں شام اٹی ہے تو وقت دفعہ آجگا ضرور

باقیہ و سلطان حسّال حسّال الدین

باقیہ و سلطان حسّال حسّال الدین

جب شیخ ابو جعفر نے تلاوت کرتے ہوئے ہے کو اللہ الہی اللہ
اکا ہو عالم الحب و الشفا اکا
پڑھی تو سلطان کو ہوش آگئی، ہنٹوں پر کراہت آئی اور بہرہ کھل گی
اور کہا صحیح ہے اور یہ کہہ کر جان جان
افسریں کے پہر دکی۔

یہ چھار سنت بے کادن، صفر کی
بے سار تاریخ اور خبر کا وقت تھا، ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ خلفائے راست دین
کی وفات کے بعد سے ایسا سخت دن
مسلمانوں کی تاریخ میں نہیں آیا۔ قلعہ
شہر اور تمام دنیا پر ایک وخت کی
بزرگی تھی، اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے کہ
کیا سماں اور کیسی ادعا کی تھی۔

ہیں پہلے جب ستان تھا کہ لوگ
دوسروں پر قربان ہو جانے اور ان کا
فذریں بن جانے کی تمنا کرتے ہیں تو بھتی
تھا کہ یہ محن ایک مجاز اور تکلف
کی باتیں ہیں لیکن اس دن معلوم ہوا
کہ یہ حقیقت ہے، خود میں اور بہت
لوگ یہی تھے کہ اگر ان کے امکان
ہیں سوتا کہ وہ سلطان پر ہو گئی جان
قربان کر سکیں اور اس کی طرف سے
ذریں ہو جائیں تو وہ اس کے لئے تیار
تھے۔

قاضی ارشاد لکھتے ہیں کہ سلطان نے
اپنے ترک میں صرف ۲۴۳ درہم چھوڑتے تھے، کوئی
ملک مکان جائیداد، باغ، گاؤں، زراعت نہیں
چھوڑ دی، ان کی تجھیت و تدبین میں ایک پڑی بھی
الیکی میراث سے صرف نہیں ہوا۔ سارا سامان اور
کتابیں یہاں تک کہ قبر کے لئے گھاس کے پوے
بھی قریں سے آئے ہیں کا انتظام ان کے دزرو
کا بت قاضی فاضل نے کسی جائز و حلال ذریعے سے تیار

کھول دیتے۔
یہی وہ ہتھیار ہے جیکی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے مدرس اپنی قوم کو متوجہ کیا تھا۔

وادھینا الی موسمی و اخیہ
ان تباوا لقوم مکما پیغمبر
بیو شا واجعلوا بیوتکم
قبلة و افتیوا بالصلوة
و بشر المونین ۵

ادب ہم نے مہمنا (علیہ السلام) اور ان
کے جانی پاروں کی طرف دی کی کتم سفر
میں اپنی قوم کے لئے گھروں کو برقار کھو
(یعنی ان احوال میں اپنے گھروں میں دہی)
اور اپنے گھروں کو نہیں کی جگہ قوارڈے کے داد
نمایز قائم کر دے، ادا کا کسی ساقہ اہل ایمان کو پیش
نہ دو و کہ اللہ تم کو کامیاب کر سکا)

ولزمن ان تاریک اور بہت شکن حالات کے باوجود
مایوسی کی کوئی ضرورت نہیں، تاریخ گواہ ہے کہ جب
بھی عالم عربی کا کوئی تاریخ ڈیبا و سر اتارہ الجہر کے
اس کی جگہ آگیا جبکہ اس کا کوئی ہیر و پردہ کے پیچے

چلا گی۔
تکمیل و سکریٹری اور قائد نے اسکی بیانیں ملی
اس نے اللہ کو اس کی ذات و رسولی اگر رائیں، اس
کی ذات تمام مسلمانوں کی ذات ہے اور اس کی رسولی
و قانون کی خلافت ترک کر دی اور سلام میں اپنے
پورے وجود اور پوری شخصیت کے ساتھ داخل ہوئی
کامیابی اور عزت و سر قرازی کے حصول نظر میں
حکمرانوں سے خلاصی اور اپنے خطرناک و شمنوں سے
نجات کے لئے اس محل میں ہوتا شیر ہے وہ کم پڑی و
میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فائدہ لواستقا موا على
الطريقة لا سقسا هم
ماء عند قتا۔

ادا گرده سیچ طریقہ قائم رہتے تو ہم ان
ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

ولیات اهل القرآن امنوا
و اتقوا نفعنا علیهم برکات

من السماء والارض۔

ادا ملک پیلسیو دا لے ایجاد اور تقویٰ
والی زندگی احتفار کرنے کا تاج ان کے
لئے زین و آہان کی پر کوئی کوئی حفاظ

حضرت نوحؐ کی زبان سے یہ ارشاد ہوا۔
استغفار و اربعہ کم امنہ
کا وہ غفار ای رسول السماء
علیٰ کم مدارا و بیضا
کم باموال و بنتیں ۶
ی يجعل لکم حبات و

لکم انعاماً ۷
اسے میری قوم کے لوگوں! خدا سے اپنے گاہوں
کی مانی ماںگ وہ بہت بخشنے والا ہے ربی
تم پچھے دل سے مانی ماںگ کے اسکی طرف
رجوع کر دے گے تو وہ) تھا رئے نے ہیر پر بارش
نازکی کیا اور تھارے مال و ادلازی امامزادہ میا کیا اور تھارے
جاری کرے گا اور تھارے میں کہا تھا۔ ۸
والی زین بنادے گا۔

ہم کتاب اللہ کے ساتھ اور اس کے بندوں کے
ساتھ اپنے عامل درست کرنا چاہیے اور جو قوتیں اور
سائل اللہ نے ہم کو دیے ہیں اس کا صحیح اور جائز
استعمال کرنا چاہیے میں چاہیے کہ اللہ سے جگہ اور سائیں
کے ساتھ دکھنی سے باز آئیں اور اس کی مشروطت
و قانون کی خلافت ترک کر دی اور سلام میں اپنے
پورے وجود اور پوری شخصیت کے ساتھ داخل ہوئی
کامیابی اور عزت و سر قرازی کے حصول نظر میں
حکمرانوں سے خلاصی اور اپنے خطرناک و شمنوں سے
نجات کے لئے اس محل میں ہوتا شیر ہے وہ کم پڑی و
میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

فائدہ لواستقا موا على
الطريقة لا سقسا هم
ماء عند قتا۔

ادا گرده سیچ طریقہ قائم رہتے تو ہم ان
ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

ولیات اهل القرآن امنوا
و اتقوا نفعنا علیهم برکات

من السماء والارض۔

ادا ملک پیلسیو دا لے ایجاد اور تقویٰ
والی زندگی احتفار کرنے کا تاج ان کے
لئے زین و آہان کی پر کوئی کوئی حفاظ